آثار البلاد
فنِ تراجم کا ایک اہم ماخذ

جمشید احمد ندوی

فنِ ترجمہ نگاری مسلمانوں کا خالص ایجاد کردہ فن ہے۔ اس فن کے متعدد علماء وفضلاء نے مختلف النوع تصانیف بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ یہ کتابیں اس بات کی آئینہ دار ہیں کہ ہمارے اسلاف میں کیسے کیسے نادرۂ روزگار افراد موجود تھے جنھوں نے مختلف علوم وفنون میں اپنے لازوال کارناموں کے نقوش ثبت کر دئے ہیں، جو ہمارے لیے یہ سبق فراہم کرتے ہیں کہ ان کی سی لگن ومحنت اور علم کے حصول کے لیے سچی تڑپ آج بھی ویسے ہی افراد پیدا کر سکتی ہے جو امتِ مسلمہ کا سر فخر سے اونچا کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔

فنِ تراجم کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ اس فن کے ماہرین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اس موضوع پر خامہ فرسائی کی ہے۔ بعض نے صرف مشاہیر کے ذکر پر اکتفا کیا ہے، اس کی سب سے نمایاں مثال ابن خلکان (۶۰۸ – ۶۸۱ھ) کی معروف کتاب وفیات الاعیان ہے۔ بعض اہل قلم نے کسی خاص علاقے کے علماء وفضلاء ومشاہیر کے تراجم یکجا کیے ہیں، اس کا بہترین نمونہ خطیب بغدادی (۳۹۲ - ۴۶۳ھ) کی تاریخ بغداد ہے۔ بعض علماء نے کسی ایک صدی کے علماء وفضلاء کے تراجم جمع کیے ہیں، جیسے ابن حجر (م ۸۵۲ھ) کی "الدرر الکامنۃ" جو آٹھویں صدی کے مشاہیر کے تراجم کا احاطہ کرتی ہے۔ بعض مصنفین بغیر کسی تحدیدِ زمان ومکان کے ہر دور کے اشخاص کے تراجم بیان کرتے ہیں، اس کی عمدہ مثال صفدی (۶۹۶ - ۷۶۴ھ) کی الوافی بالوفیات ہے۔ ان کے علاوہ بعض کتبِ تراجم ایسی بھی موجود ہیں جو کسی خاص

فن کے ماہرین کے حالات زندگی بیان کرتی ہیں جیسے علامہ سیوطی (م ۹۱۱ھ) کی بغیہ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ۔

فنِ ترجمہ نگاری دراصل تاریخ نویسی کا بھی ایک حصہ ہے، اس لیے کہ یہ تاریخ نویسی کے لیے خام مواد فراہم کرتا ہے۔ شخصیات سے ہی تاریخ بنتی ہے اسی وجہ سے مورخین تاریخ نویسی کے ضمن میں مشاہیر کے حالات بیان کرتے ہیں جیسے علامہ ذہبی (م ۷۴۸ھ) کی تاریخ اسلام اور ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) کی البدایۃ والنہایۃ اور ان جیسی تاریخ کی اور کتابوں میں ہزاروں کی تعداد میں تراجم موجود ہیں اسی طرح دیگر موضوعات کی کتب میں بھی اس فن کا بڑا مواد اور سرمایہ بکھرا ہوا ہے۔ اس کو جدید طرز پر مرتب کر دیا جائے تو تراجم کا بڑا ذخیرہ جمع ہو جائے گا اور اس سے استفادہ بھی آسان ہو جائے گا۔

قزوینی (۶۰۰ - ۶۸۲ھ تقریباً) کی آثار البلاد واخبار العباد بھی ایک ایسی ہی کتاب ہے جس میں مشاہیر کے چھوٹے بڑے سیکڑوں تراجم آ گئے ہیں حالانکہ اس کتاب کا تعلق فنِ جغرافیہ سے ہے۔

قزوینی کا شمار فنِ تاریخ وجغرافیہ کے ماہرین میں ہوتا ہے[۱۱]، انھیں ان کے اعلیٰ معیار کی وجہ سے قرونِ وسطیٰ کے ہیروڈوٹس اور بلینوس کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے جو زمانۂ قدیم کے مشہور ومعتبر جغرافیہ نویس اور مورخ تھے۔[۱۲]

قزوینی کی کتاب "آثار البلاد واخبار العباد" اسلامی جغرافیہ نویسی کا ایک عمدہ شاہکار ہے جو اس موضوع پر متقدمین کی معلومات سے مزین ہے[۱۳]۔ اس کی فنی حیثیت سے قطع نظر اس کی اہمیت مزید یوں بڑھ جاتی ہے کہ قزوینی مختلف امصار وممالک کے جغرافیائی حدود کی تعیین، اس کے باشندوں کی عادات واطوار کا ذکر کرتے ہوئے اس خطہ کے مشاہیر کا بھی تذکرہ کرتے چلے جاتے ہیں جیسا کہ اس کتاب کے عنوان کے دوسرے حصہ "اخبار العباد" سے آشکارا ہوتا ہے۔

قزوینی کی اس کتاب میں جا بجا بکھرے ہوئے تراجم سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے اس ضمن میں کوئی باضابطہ اصول یا نظریہ متعین نہیں کیا ہے کہ کن اشخاص کے تراجم بیان کیے جائیں، کن کے بیان نہ کیے جائیں۔ بسا اوقات وہ کسی مشہور علاقے

کے تراجم تو بالکل نقل نہیں کرتے ہیں، اس کے برعکس بالکل گمنام علاقوں کے اشخاص کے تراجم ذکر کرتے ہیں سی طرح بہت ہی مشہور و معروف شخصیات کا ترجمہ بہت ہی مختصر ایک دو سطروں میں کرتے ہیں اور بعض کم معروف شخصیات کے تراجم تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ تاہم اس بات کا بالعموم خیال رکھا ہے کہ وہ جس علاقے کے افراد کا ذکر کریں وہ اس علاقہ کے لیے مشہور و معروف ہی ہوں۔

قزوینی کے بیان کردہ تراجم کا دائرہ بہت وسیع ہے اس میں پیغمبرانِ ذی شان، تابعینِ عظام، ادباء و شعراء، جغرافیہ نویس و مورخین، مفسرین و محدثین، فقہاء، علماء و فضلاء، وزراء و امراء، ملوک و اعیان، زہاد و عباد، فلاسفہ، متکلمین، واعظین و ناصحین کے علاوہ متعدد ایسی شخصیات شامل ہیں جنھیں مذکورہ بالا کسی خانہ میں رکھنا ذرا دشوار ہے۔ طوالت کے خوف سے ذیل میں اس کتاب کے مشاہیر کو فن وار تقسیم کرتے ہوئے صرف ان کے ناموں کی فہرست درج کی جارہی ہے جس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس کتاب میں فنِ تراجم کا کتنا وقیع اور قابلِ قدر سرمایہ موجود ہے جبکہ اس کا تعلق فنِ جغرافیہ سے ہے

پیغمبرانِ ذی شان

اس میں صرف سلسلۂ رشد و ہدایت کی سب سے نمایاں کڑی حضرت ابراہیمؑ (۹۴۴) اور حضرت طالوتؑ کا ترجمہ مذکور ہے (۳۹۸)

صحابۂ کرام

صحابۂ کرام کی مقدس جماعت میں حمی الدبر عاصم بن افلحؓ (۱۰۹)، بلیع الارض حبیب بن ثابتؓ، غسیل الملائکہ حنظلہ بن راہبؓ، ذوالشہادتین خزیمہ بن ثابتؓ اور سید الاوس سعد بن معاذؓ کے تراجم مذکور ہیں (۱۱۰) یہ سارے تراجم شہرِ نبوی مدینہ (یثرب) کے ضمن میں مذکور ہیں، دیگر مقامات کے صحابہ کا ذکر نہیں ہے۔

تابعینِ عظام

صحابۂ کرام کے امین و وارث تابعینِ عظام میں ابوعبداللہ سعید بن جبیرؒ [م ۹۵ھ] (۲۵۵-۲۵۶) امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ [م ۱۵۰ھ] (۲۵۲-۲۵۳) سفیان بن سعید ثوریؒ [م ۱۶۱ھ] (۲۵۳-۲۵۴) ابوامیہ شریح بن حارث قاضیؒ [م ۸۲ھ] (۲۵۴-۱۵۵)

۲۰۸

اورسلیمان اعمشؒ [م ۱۴۸ھ] کے تراجم مذکور ہیں (۴۲۲)

مفسّرین وقرّاء

جماعتِ مفسّرین میں ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزیؒ [م ۵۹۷ھ] (۳۲۰) حسین بن مسعود فرا بغویؒ (۳۳۰) محمد بن جریر طبریؒ (۴۰۵) ابوعز قلانسیؒ (۴۷۹) علّامہ زمخشریؒ (۵۳۳) اور امام شاطبیؒ کے تراجم مذکور ہیں (۵۳۹)

محدّثین

محدثینِ کرام میں حسب ذیل تراجم ملتے ہیں سلیمان بن احمد بن یوسف طبرانیؒ [م ۲۶۰ھ] (۲۱۸) سفیان ثوریؒ [م ۱۶۱ھ] (۲۵۳-۲۵۴) ابونعیم اصبہانیؒ (۲۹۷) ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبلؒ [م ۲۴۱ھ] (۳۱۸ - ۳۲۰) ابوبکر بیہقیؒ (۳۳۹) سلیمان اعمشؒ [م ۱۴۸ھ] (۴۲۲) عبداللہ بن مبارکؒ (۴۵۷ - ۴۵۸) یزید بن ہارونؒ (۴۸۰) اور امام بخاریؒ (۵۱۰ - ۵۱۱)

فقہاء

اس جماعت میں ابونصر بن ابوعبداللہ خیّاط (۲۱۲) امام ابوحنیفہ [م ۱۵۰ھ] (۲۵۲-۲۵۳) ابوسعید اسماعیل بن احمد جرجانی (۲۵۰) قاضی ابویوسف (۳۱۷) قاضی عمر بن سہلان (۳۸۷ - ۳۸۸) ابوحاتم محمود بن حسن قزوینی (۴۳۶) ابوبکر عبداللہ بن احمد بن عبداللہ قفال مروزی [م ۴۱۷ھ] (۴۵۹) ابواحمد ملقب بہ تاج الدین ارموی (۴۹۴-۴۹۵) ابوبکر محمد بن علی قفال شاشی کے تذکرے ملتے ہیں (۵۲۸)

علماء وفضلاء

اس جماعت کے بعض افراد مذکورہ بالا کسی نہ کسی عنوان کے تحت آسکتے ہیں لیکن چونکہ بالعموم ان کے متعلق کسی قسم کی وضاحت مصنف نے نہیں کی ہے اس لیے ان سارے تراجم کا ذکر ایک عمومی عنوان کے تحت ہم کر رہے ہیں۔ ابوالحسن سیرافی (۲۰۴) ابوالعباس احمد بن سریج (۲۱۱) عمر ملقب بہ رشید الدین فرغانی [م ۶۳۱ھ] (۲۳۶) ابوبکر بن فورک اشعری (۲۹۷) ابوبکر طیب باقلانی (۳۱۲-۳۱۳) ابوعلی حسین بن صالح شافعی [م حدود ۳۲۰ھ] (۳۲۰) بنوالاثیر (۳۵۲) ابوالمعالی عبدالملک بن محمد امام الحرمین [م ۳۲۲ھ] (۳۵۲-۳۵۳) اسعد میہنی (۳۶۱) ابوالمظفر خوافی (۳۶۴)

ابوعلی احمد بن محمد روذباری [م ۳۲۲ھ] (۳۷۳ - ۳۷۴) ابوعبداللہ احمد بن عطاء روذباری (۳۷۴) فخر الاسلام ابوالمحاسن رویانی (۳۷۴ - ۳۷۵) تاج الدین کمالان (۳۸۹) ابوالحسن معروف بہ کیاہراسی (۴۰۵ - ۴۰۶) فخر الائمہ ابوالفضل محمد بن احمد طبسی (۴۰۶ - ۴۰۷) ابومحمد بن احمد نجّار (۴۳۷ - ۴۳۸) ابوالقاسم محمد بن عبدالکریم رافعی [م ۶۲۳ھ] (۴۳۸) قصرانی مہندس (۴۴۰) ابوزید مروزی (۴۵۹) کمال الدین بن یونس (۴۶۳) ابوالفرج بن معافی بن زکریا نہروانی (۴۷۲) ابوسعید بن ابوعثمان خرکوشی (۴۷۶ - ۴۷۷) ابوالحسین بنان بن محمد بن حمدان حمال ۔ (۴۷۹ - ۴۸۰)

ادباء وشعراء

اس عنوان کے تحت حسب ذیل شخصیات کا تذکرہ ملتا ہے ۔ ابوتمام طائی (۷۵ - ۷۶) حاتم طائی (۷۶ - ۷۷) ہارون بن عبداللہ مولی الازد (۱۲۲) ابوالحسن اہوازی (۱۵۳) متنبّی [م ۳۵۴ھ] (۲۵۶ - ۲۵۸) ابوالعلاء معرّی (۲۷۲ - ۲۷۳) عبدالملک بن صالح ہاشمی (۲۷۴) ابوالفرج اصفہانی (۲۹۷) ابونواس (۳۲۷ - ۳۲۸) ابوالحسن باخرزی (۳۳۸ - ۳۳۹) ابوزکریا تبریزی (۳۴۰) عبدالقاہر بن عبدالرحمٰن جرجانی (۳۵۱) ابوالحسن علی بن عبدالعزیز (۳۵۰ - ۳۵۱) فارسی شاعر انوری (۳۶۱) فارسی ادیب و شاعر جلال خواری (۳۶۳ - ۳۶۴) ابوالعنبس محمد بن اسحاق (۴۰۰ - ۴۰۱) شمس طبسی (۴۰۷ - ۴۰۸) تاج طرقی (۴۰۸ - ۴۰۹) فارسی شاعری کے سرخیل حکیم فردوسی (۴۱۵ - ۴۱۷) اور مجدود بن آدم سنائی (۴۲۹) عبدالعزیز ملقّب بہ رفیع (۴۴۹) حسن بن علی بن احمد ملقّب بہ افضل ماہابازی (۴۵۲) ابومحمد قاسم بن علی حریری (۴۶۰) عمر خیّام (۴۷۴ - ۴۷۵) بدیع الزماں ہمذانی [م ۳۹۸ھ] (۴۸۷ - ۴۸۸) مجیر بیلقانی (۵۱۳) ابومحمد نظامی [م نحو ۵۹۰] (۵۲۳) ابن سمنطی مالطی (۵۵۷) افضل الدین خاقانی (۶۰۱) اسمٰعیل بن حماد جوہری اور ان کے ماموں اسحاق بن ابراہیم (۶۰۳)

قضاۃ

جن قاضیوں کے تراجم کتاب میں ملتے ہیں وہ یہ ہیں ۔ ابوطیب طاہر بن عبداللہ طبری [م ۴۵۰ھ] (۲۱۷) قاضی شریح [م ۸۲ھ] (۲۵۴ - ۲۵۵) قاضی ابویوسف (۳۱۷) قاضی یحیٰی بن اکثم (۳۱۷ - ۳۱۸) قاضی عمر بن سہلان (۳۸۷ - ۳۸۸) قاضی حسین مرروذی (۴۱۰)

(۴۵۵) ابوطیّب سہل صعلوکی (۴۷۵-۴۷۶) اور قاضی شمس الدین خوی [م ۶۴۰ھ] (۵۲۷-۵۲۸)

متکلمینِ اسلام

اس ضمن میں ابوعبداللہ محمد بن عمر رازی [م ۶۰۶ھ] (۳۴۷-۳۴۹) الملل والنحل کے مصنف شہرستانی (۳۹۸) اور حجۃ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد غزالی [م ۵۰۵ھ] کے تراجم بیان کیے گئے ہیں (۴۱۳-۴۱۵)

فلاسفہ وحکماء واطباء

اس جماعت کے فضلاء میں حکیم افضل بامیانی (۱۵۴) احمد بن طیّب سرخسی (۳۹۰) حکیم ابن مقفّع (۴۶۶) عمر خیّام (۴۷۴-۴۷۵) ابونصر بن طرخان فارابی [م ۳۳۹ھ] (۵۴۸) سقراط (۵۶۹) افلاطون (۵۶۹-۵۷۰) ارسطو (۵۷۰-۵۷۱) دیوجانس (۵۷۱) بطلیموس صاحب العلم المجسطی (۵۷۱-۵۷۲) بطلیموس صاحب الاحکام النجومیۃ (۵۷۲) بلیناس صاحب طلسمات (۵۷۲) فیثاغورس (۵۷۲-۵۷۳) اقلیمون (۵۷۳) اقلیدس، ارشمیدس، بقراط (۵۷۳) اور اطباء میں جالینوس (۵۷۳-۵۷۴) جلال طبیب (۴۸۴) اور مسکوی طبیب کے تراجم مصنف نے ذکر کیے ہیں (۳۸۹)

سیرت نگار وجغرافیہ داں

اس ضمن میں صرف سیرت نگار ابوعبداللہ وہب بن منبّہ (۷۲) اور مشہور جغرافیہ داں اصطخری کے مختصر سے تراجم آسکے ہیں۔ (۱۴۸)

زاہدین وعابدین

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قزوینی زاہدین، عابدین، واعظین اور صوفیاء سے بہت زیادہ متاثر تھے کیونکہ ان کے بیان کردہ مشاہیر کے تراجم میں عددی اعتبار سے سب سے زیادہ تعداد زہّاد وعبّاد کی ہی ہے۔ یہاں ان کے اسمائے گرامی نقل کیے جارہے ہیں۔ ابوسلیمان داؤد بن نصیر طائی [م ۱۶۵ھ] (۷۴-۷۵) سعید بن سائب (۱۰۰) شیخ صالح سنی بن عبداللہ مراکشی (۱۱۲) ابوالفیض ذوالنون مصری [م ۲۴۵ھ] (۱۴۰) سہل بن عبداللہ تستری [م ۲۳۳ھ] (۱۷۱-۱۷۲) ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن عطیہ داری (۱۸۸) حسین بن منصور حلاّج [م ۳۰۹ھ] (۱۶۵-۱۶۸) ابوعبداللہ سابوری (۲۱۱)

(۲۰۰) ابوعبداللہ محمد بن خفیف (۲۱۲) ابوحامد احمد کرمانی [م ۶۳۵ھ] (۲۴۸) ابوبکر طاہری
(۲۸۸) فضیل بن عیاض [م ۱۸۷ھ] (۲۸۹) ابونصر ایرادی (۳۰۳-۳۰۴) ابویزید طیفور بن
عیسی بسطامی [م ۲۶۱ھ] (۳۰۸) حسن بصری [م ۱۱۰ھ] (۳۱۱) محمد بن سیرین [م ۱۱۰ھ] (۳۱۱)
عمرو بن عبید (۳۱۲) بشر بن حارث حافی [م ۲۲۹ھ] (۳۲۱-۳۲۲) ابوعبداللہ حارث
بن اسد محاسبی [م ۲۴۳ھ] (۳۲۲-۳۲۳) جنید بغدادی کے ماموں ابوالحسن سری مغلس
سقطی (۲۲۳-۳۲۴) جنید بن محمد بغدادی [م ۲۹۸ھ] (۳۲۴-۳۲۵) ابوالحسن علی بن محمد مزین
[م ۳۲۸ھ] (۳۲۵) ابومحمد رُویم بن احمد بغدادی [م ۳۰۳ھ] (۳۲۶) محمد بن اسماعیل
معروف بہ خیر النسّاج (۳۲۵-۳۲۶) ابوسعید احمد بن عیسی خراز (۳۲۶) ابراہیم بن ادہم
عجلی [م ۱۶۱ھ] (۳۳۲-۳۳۳) شقیق بن ابراہیم بلخی [م ۱۶۴ھ] (۳۳۳-۳۳۴) ابوحامد
احمد بن حضرویہ [م ۲۰۴ھ] (۳۳۴) ابوالخیر بنانی (۳۳۶-۳۳۷) منصور بن عمّار (۳۳۷-۳۳۸)
علی جر ائیؒ (۳۵۱) محمد بن خالد ملقّب بہ نورالدین (۳۵۴) ابوالعباس احمد بن محمد جویزی
(۳۵۸-۳۵۹) ابوعثمان اسماعیل حیری [م ۲۹۸ھ] (۳۶۰) ابوسعید بن ابی الخیر (۳۶۱)
ابوعبدالرحمٰن حاتم بن یوسف اصم [م ۲۳۷ھ] (۳۶۲) حبیب عجمی (۳۶۳) ابوالقاسم
خرقانی (۳۶۳) ابوجابر رحبی (۳۷۳) ابوعبداللہ احمد بن عطا، روذباری (۳۷۴) ابواسحاق
ابراہیم بن احمد خواص (۳۷۹-۳۸۱) یحییٰ بن معاذ رازی [م ۲۵۸ھ] (۳۸۱-۳۸۲) شیخ حیدر
(۳۸۲-۳۸۳) قاضی عدۃ (۳۸۸) تاج محمد واعظ معروف بہ شجویہ (۳۸۸-۳۸۹) ابوالفتوح
محمد بن یحییٰ ملقّب بہ شہاب الدین (۳۹۴-۳۹۵) ابوالخیر احمد بن اسماعیل ملقّب بہ
رضی الدین (۴۰۲-۴۰۳) ملک الابدال احمد بن محمد بن غزالی (۴۱۵) ابوالحسین سمنون بن
حمزہ (۴۲۲-۴۲۳) ابراہیم آجری (۴۲۳) ابوالحسن علی بن موفق [م ۲۶۵ھ] (۴۲۴) ابوبکر
معروف بہ شابان [م ۶۰۱ھ] (۴۳۶) شیخ ابوالقاسم بن ہبۃ اللہ کوفی (۴۳۶-۴۳۷)
ابوعلی حسنویہ بن احمد زبیری ملقب بہ معین الدین (۴۳۸) شجاع پاک باز [م نحو ۶۲۰ھ]
(۴۳۸-۴۴۰) ابومحفوظ معروف بن فیروز کرخی [م ۲۰۱ھ] (۴۴۴-۴۴۵) عبداللہ بن
مبارک [۱۲۰-۱۸۱ھ] (۴۵۷-۴۵۸) ابوالحارث سریج مروزی (۴۵۹-۴۶۰)
شیخ فتح موصلی (۴۶۳) ابوتراب عسکر بن حصین نخشبی [م ۲۴۵ھ] (۴۶۶) ابوالقاسم ابراہیم
بن محمد نصرابازی [م ۳۶۷ھ] (۴۶۷) ابوالقاسم قشیری [م ۴۶۵ھ] (۴۷۴) ابوحمزہ خراسانی
۴۱۲

(۴۷۵) ابو سعید بن ابی عثمان خرکوشی (۴۷۶) ابو محمد عبداللہ بن مرتعش [م ۳۲۸ھ] (۴۷۷) محمد بن العربی ملقب بہ محی الدین (۴۹۷) ابو خالد یزید بن ہارون [م ۲۰۶ھ] (۵۱۱) ابوالجناب احمد بن عمر خیوقی معروف بہ کبری [م نحو ۶۱۰ھ] (۵۲۸-۵۲۹) ابو بکر دلف بن جعفر شبلی [م ۳۳۴ھ] (۵۴۰-۵۴۱) اور زاہد خاتون، رحمت بنت ابراہیم ہزار اسبیہ (۵۶۷)

ملوک و وزراء، اعیان و امراء

قزوینی کی کتاب میدانِ سیاست کی شخصیات کا بھی احاطہ کرتی ہے، جن میں حجاج بن یوسف (۹۹-۱۰۰) فضل بن علان (۱۴۱) افریدون بن کیقباذ (۲۲۳) اسکندر بن دارا، انوشروان بن قباذ، بہرام بن یزدجرد معروف بہ بہرام جور (۲۲۴) جاماسب منجم وزیر گشتاسف بن ہراسب (۲۲۴-۲۲۵) بزرجمہر بن بختکان (۲۲۵) ابو عمر وملقب بہ کمال الدین [م ۵۹۰ھ] (۲۸۸) ملک مظفر الدین کوکبری صغیر [م ۶۲۹ھ] (۲۹۰) صدر الدین عبداللطیف الخجندی [م ۵۲۳ھ] (۲۹۸) علی بن عیسی وزیر خلیفہ مقتدر (۳۲۱) شمس المعالی قابوس بن وشمیکر (۳۳۰-۳۳۱) ابراہیم بن ادھم العجلی [م ۱۶۱ھ] (۳۳۲-۳۳۳) عبدالجلیل بن محمد ملقب بہ رشید (۳۳۴-۳۳۵) مہلب بن عبداللہ (۳۴۷) جمال بادہ (۳۴۸) نعمان بن امرأ القیس (۳۵۹-۳۶۰) ابو علی شاذان وزیر (۳۶۰) یحییٰ بن محمد بن ہبیرۃ وزیر مقتفی (۳۶۷-۳۶۸) عماد الملک وزیر سلطان خوارزم شاہ (۳۸۹) حضرت طالوتؑ (۳۹۸) نظام الملک حسن بن علی بن اسحاق [م ۴۸۵ھ] (۴۱۱-۴۱۳) ابوالفتح محمد بن سام ملقب بہ غیاث الدین (۴۳۰) ابو المظفر محمد بن سام ملقب بہ شہاب الدین (۴۳۰-۴۳۱) وزیر ابو نصر کندری [م ۴۵۶ھ] (۴۴۷) اور شہاب الدین خیوقی کے تراجم شامل ہیں (۵۲۹)

متفرق شخصیات

مذکورہ بالا شخصیات کے علاوہ متعدد ایسی شخصیات کے تراجم یا سوانح بھی مصنف نے بیان کیے ہیں جن کی شہرت کے اسباب دینی یا اخلاقی نہیں تھے بلکہ کچھ دوسرے تھے، ان میں سے بعض کا تعلق اسلام سے کسی قسم کا نہ تھا، ایسی شخصیات میں عبداللہ بن نامر سید شہداء نجران (۱۲۶-۱۲۷) مسیلمہ کذاب (۱۳۴-

-۱۳۶) ابوالحسن قرمطی جنابی (۱۸۰) ذہانت وذکاوت کے لیے مشہور ایاس بن معاویہ (۱۹۲) شجاعت وبہادری کے لیے مشہور رستم شدید (۲۰۲) غناء وموسیقی کا ماہر بلہبد (۲۴۵) صنعتکاری وہنرمندی کے لیے مشہور شیدیز، مشہور افسانوی شخصیت فرہاد (۲۳۵) بشر مریسی معتزلی (۲۶۲-۲۶۳) حسن صباح (۳۰۱-۳۰۲) مکروہ آواز والا مغنی برقعیدی (۳۰۷) مشہور خطّاط علی بن ہلال خطّاط معروف بہ ابن بواب [م ۴۲۳ھ] (۳۲۶-۳۲۷) سعد مغنی (۳۸۹) رتک پہلوان (۳۸۹) صفی کانون شطرنجی (۳۸۹) مجوسیوں کے پیغمبر زرادشت (۳۹۹-۴۰۰) ہشام بن حکم معتزلی (۴۲۱) یحییٰ بن معمر (۴۲۱-۴۲۲) جود وسخا کے لیے مشہور جمال الدین موصلی (۴۶۲-۴۶۳) ابوالقاسم منادی (۴۷۵) بادشاہِ مصر طولون کو امر بالمعروف کی تلقین کرنے والے ابوالحسین بنان بن محمد بن حمدان حمال [م ۳۱۶ھ] (۴۷۹-۴۸۰) ابراہیم ستنبہ (۴۸۲) مناظرہ کے لیے مشہور رکن الدین عمیدی [م نحو ۶۱۰ھ] (۵۳۶-۵۳۷) جود وسخاوت کے لیے مشہور ابواسحٰق کشی (۵۵۴) اور قاضی صدرالدین کے تراجم شامل ہیں۔(۵۶۳)

مصنف نے بعض خواتین کے تراجم بھی بیان کیے ہیں جن میں زرقا یمامہ (۱۳۳-۱۳۴) سکینہ ابہریہ [م ۵۹۰ھ] (۲۸۸) اور رحمت بنت ابراہیم ہزارا سبیہ شامل ہیں۔

ہم نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں مذکور سارے تراجم کو فن وار ذکر کردیں، تاہم اس بات کا امکان ہے کہ چند نام چھوٹ گئے ہوں یا انھیں ان کے خاص فن اور میدان کے بجائے کہیں اور جگہ دے دی گئی ہو، ساتھ ہی اس بات کی بھی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ مصنف کا بیان کردہ سن وفات بھی ذکر کردیا جائے، جن اشخاص کے سن وفات مصنف نے ذکر نہیں کیے ہیں ہم نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

طریقۂ کار وخصوصیات

قزوینی نے تراجم کے سلسلہ میں جو طریقۂ کار اختیار کیا ہے یا جن باتوں کا خیال رکھا ہے، ذیل میں انھیں پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

کنیت، نام ونسب اور لقب کا بالعموم ذکر۔

تاریخِ ولادت بہت ہی کم بیان کرتے ہیں (۶۰، ۵۸۴) تاریخِ وفات کا ذکر

۴۱۴

بڑی حد تک کرتے ہیں (۱۴۰-۱۴، ۲۲۴، ۵۸۴ وغیرہ) اس کے ساتھ مقام وفات (۲۵۴، ۶۷۴ وغیرہ) عمر (۲۱۹، ۳۱۹ وغیرہ) کا ذکر کرتے ہیں، لیسا اوقات عمر کا ذکر تو کرتے ہیں لیکن سن وفات ذکر نہیں کرتے (۳۵۰) اور کبھی سن وفات کا ذکر نہ کر کے صاحب ترجمہ کی موجودگی کسی متعین وقت تک کرتے ہیں جیسے رحمت بنت ابراہیم کے بارے میں لکھتے ہیں "بقیتْ الی ثمان وستین ومائتین" (۵۶۷)

اساتذہ وتلامذہ کا ذکر

صاحب ترجمہ کے میدان خصوصی کی طرف اشارہ کے ساتھ اس کی اضافی خوبی کا ذکر۔

قزوینی کے بیان کردہ تراجم میں تقریباً ہر مسلک ومذہب کے اشخاص شامل ہیں حتیٰ کہ ملحد اور مدّعیان نبوت کے تراجم بھی مذکور ہیں (۲۱۱، ۲۶۲، ۲۹۷ اور ۳۲۶ وغیرہ)

صاحب ترجمہ کے ابتدائی دور کے حالات کا ذکر جیسے مشہور زاہد ابراہیم بن ادہم عجلی کے متعلق یہ بتاتے ہیں کہ وہ بلخ کے بادشاہ تھے۔ (۳۳۲)

صاحب ترجمہ سے اپنی ملاقات کا ذکر۔ (۳۲۶۔۳۵۲)

صاحب ترجمہ کا پورا نام ذکر کیے بغیر نام کے اس حصہ کا ذکر جس سے وہ مشہور رہے جیسے الملل والنحل کے مصنف کا ذکر صرف شہرستانی سے کیا ہے (۲۹۸)

بعض تراجم کے صرف نام پر اکتفا کرتے ہیں اور ان کے متعلق کوئی تفصیل فراہم نہیں کرتے جیسے ابو القاسم منادی (۵۷۴)

نسبت کا ذکر (۲۵۳) اصل کا ذکر جیسے امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل کے متعلق لکھتے ہیں "یُنسب الی بغداد، کان اصلہ من مرو" (۳۱۸)

وجہ تسمیہ کا ذکر جیسے زمخشری کی جاراللہ کی وجہ تسمیہ "جاور بمکۃ مدۃ" نقل کی ہے (۵۳۳)

عادات وخصائل کا ذکر جیسے بیہقی کے متعلق لکھتے ہیں "کان علی سیرۃ علماء السلف قانعًا من الدنیا بالقلیل الذی لابدّ منہ" (۳۳۹)

صاحب ترجمہ کی بنیادی صفت کا ذکر جیسے بغوی کے متعلق "الإمام العالم البارع الورع محی السنۃ" اور قابوس کے متعلق "کان ملکًا فاضلًا وادیبًا" نقل کرتے

ہیں (۳۳۰)۔

تصانیف، ان کی خصوصیات، اور طرزِ تصنیف کا ذکر (۱۴۸، ۲۱۲، ۳۵۱، ۵۳۹ وغیرہ)

معاصرین کا ذکر جیسے کان (البغوی) معاصر الامام حجۃ الاسلام ابی حامد الغزالی والامام فخر الاسلام ابی المحاسن الرویانی (۳۳۰)

بعض مشہور شخصیات کے تراجم بہت ہی مختصر ہیں جیسے ابو الفرج اصبہانی (۲۹۷) حسن بصری (۳۱۱) طبری (۴۰۵) وغیرہ۔ شائد اس اختصار کی وجہ ان کی شہرت ہی ہو کہ مصنف نے ان کے متعلق زیادہ تفصیلات فراہم کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کی۔

تراجم کا دائرہ صرف عربی علوم وفنون سے متعلق شخصیات تک ہی محدود نہیں بلکہ اس میں فارسی زبان کے شعراء وادباء جیسے فردوسی، انوری اور سنائیؔ وغیرہ شامل ہیں

تراجم کے دوران ضمنی معلومات فراہم کرتے ہیں جیسے الملك المعظم كان فقيها حنفيا (۵۲۷) مکی نور الدین محمد بن خالد الجیلی وکان من الابدال (۵۶۲) اور ابراہیم ستنبہ کے ترجمہ کے درمیان نقل کرتے ہیں بشمول صاحب ترجمہ ابراہیم نامی چار اشخاص ہیں جن کے واسطے سے اللہ کی شفاعت چاہی جاتی تھی (۱۲۳)

بعض مقامات کا ذکر کر کے اس کے متعین مشاہیر کے ذکر کے بجائے یہ بتاتے ہیں کہ وہاں اس فن کے متعدد ماہرین پائے جاتے ہیں جیسے واسط کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "ينسب اليها جماعات من القرّاء" (۴۷۹) اور کبھی کسی مقام کے علماء وفضلاء کا مجموعی ذکر کرتے ہیں جیسے "ينسب اليها جماعة ما كان لهم نظير في وقتهم مثل عماد الملك"..... (۳۸۹) اسی طرح مکہ کی طرف مہاجرین کی عمومی نسبت ذکر کرتے ہوئے عشرہ مبشرہ کے نام بیان کیے ہیں۔ (۱۲۱)

بعض مشترک تراجم جیسے بنو الاثیر کے تحت مشہور مورخ ابن اثیر اور ان کے دیگر بھائیوں کا ذکر بجائے الگ الگ کرنے کے ان سب کی علمی فضیلت ایک ساتھ بیان کی ہے (۳۵۲)

بسا اوقات مجموعی حیثیت سے تراجم نقل کرتے ہیں جیسے فارس کے تحت لکھتے ہیں "زعم الفرس أنّ فيهم عشرة انفس لم يوجد في شيء من الاصناف مثلهم ولا في الفرس ايضًا"۔ اس ضمن میں انھوں نے مشہور افسانوی شخصیت فرہاد

۲۱۶

کا بھی ذکر کیا ہے (۲۳۳-۲۳۵)
تراجم پر مجموعی حیثیت سے بسا اوقات تبصرہ کرتے ہیں جیسے فلاسفۂ یونان کے تراجم ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں "هولاء فضلاء الناس ماتوا أسوأ ميتة لتعلموا انه هو القاهر فوق عباده" (۴۷۵) بلاد دیلم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "منهم ملوك آل بويه وكانوا كلهم فضلاء وأدباء" (۳۳۰)
رستم پہلوان کا ترجمہ دو جگہوں ص۲۰۲ اور ص۲۳۴ پر ہے لیکن یہ ایک استثنائی مثال ہے ایک ماہر کاریگر شبدیز کے ترجمہ (ص۲۳۵) میں لکھا ہے کہ اس کا ترجمہ اقلیم رابع قرمیسین کے تحت کیا جائے گا، لیکن ذکر نہیں کیا ہے۔
بسا اوقات غیر متعین ترجمہ نقل کرتے ہیں جیسے "ساباط" کے ذکر میں لکھتے ہیں اس کی جانب ایسا حجام منسوب کیا جاتا ہے کہ جب اس کے پاس کوئی گاہک نہیں آتا تھا تو وہ اپنی ماں کی حجامت بنا دیتا تھا (۳۸۵)
مذکورہ بالا خصوصیات کا اندازہ اس کتاب کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قزوینی کی مذکورہ کتاب فن تراجم کا ایک اہم مصدر و ماخذ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان تراجم کو یکجا کر دیا جائے تاکہ ان سے استفادہ آسانی سے ہو سکے اور اس کا فائدہ یہ بھی حاصل ہوگا کہ فن تراجم کی مختلف اصناف میں ایک مستقل صنف کا اضافہ ہو جائے گا۔ اسلامی علوم سے تعلق رکھنے والی بہت سی اہم کتابیں ایسی ہیں جن کے بین السطور متعدد اشخاص کے تراجم بکھرے ہوئے ہیں جن کی تعداد بسا اوقات ایک ایک کتاب میں ہزار سے تجاوز کر جاتی ہے۔

حواشی وتعلیقات

لہ مصنف کے متعلق مصادر میں بہت ہی کم معلومات ملتی ہیں۔ ان کی پیدائش تقریباً ۶۰۰ھ میں قزوین میں ہوئی۔ خاندانی لحاظ سے عرب تھے لیکن ان کے آباء و اجداد نے ایران میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ وہ وہاں سے دمشق چلے گئے جہاں ان کی ملاقات مشہور صوفی ابن عربی سے ہوئی۔ انھیں واسط اور حلہ کا قاضی بھی مقرر کیا گیا تھا۔ ۶۸۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔
انھوں نے احوالِ کائنات اور جغرافیہ سے متعلق دو کتابیں، عجائب المخلوقات اور "آثار البلاد" بطور

یادگار چھوڑی ہیں۔

۲؎ دائرۃ المعارف الاسلامیہ (اردو) لاہور ۱۹۷۸ء (طبع اول) بذیل مادہ "قزوینی" ۱۶/۲، ص ۱۲۵

۳؎ اس کتاب کے دو نسخے الگ الگ عناوین سے پائے جاتے ہیں۔ قدیم تر نسخے کا نام "عجائب البلدان" اور بعد کے نسخے کا نام "آثار البلاد و اخبار العباد" ہے مؤخر الذکر عنوان سے یہ کتاب دار صادر بیروت سے ۱۹۶۰ میں شائع ہوئی ہے۔ یہی نسخہ ہمارے پیش نظر ہے۔

۴؎ تراجم کی فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب نہ کر کے مصنف کی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے۔ قوسین میں وہ صفحہ نمبر ذکر کیا گیا ہے جہاں پر وہ ترجمہ موجود ہے۔

غیر مسلموں سے تعلقات اور ان کے حقوق

مولانا سید جلال الدین عمری

مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان کیسے تعلقات ہونے چاہئیں؟ یہ آج کا ایک اہم اور زندہ موضوع ہے۔ کیا اسلام میں مذہبی رواداری، تحمل و برداشت اور توسع نہیں پایا جاتا؟ اسلام کے نزدیک غیر مسلموں سے خاندانی، معاشرتی، سماجی، کاروباری اور ازدواجی تعلقات کی نوعیت کیا ہے؟ اسلامی ریاست کی بنیادیں کیا ہیں؟ اس میں ذمیوں کو کیا حقوق حاصل ہیں؟ اسلامی ریاست کے بین الاقوامی تعلقات کی نوعیت کیا ہے؟ اور غیر مسلموں سے عدم تعلق کے حکم کا صحیح پس منظر کیا ہے؟ یہ چند ایسے اہم مسائل ہیں جن کا آج کا جدید ذہن اطمینان بخش جواب چاہتا ہے۔

ہندوستان کے پس منظر میں غیر مسلموں سے تعلقات کے موضوع پر اپنی نوعیت کی پہلی مفصل کتاب، دعوت و تبلیغ کے میدان میں کام کرنے والوں کی ایک اہم ضرورت۔

آفسٹ کی حسین طباعت، عمدہ کاغذ، خوبصورت جلد، صفحات: ۳۲۸، قیمت ۱۰۰ روپے

ملنے کے پتے
۱۔ مکتبہ تحقیق و تصنیف اسلامی، پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ
۲۔ مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دعوت نگر، ابو الفضل انکلیو، نئی دہلی ۲۵